

تبصرہ کتب

تقلید کی شرعی حیثیت: محمد تقی عثمانی - شائع کردہ مکتبہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴

صفحات ۱۶۰ - قیمت ۶ روپے -

زیر تبصرہ کتاب ابتداء ماہنامہ فاران (مئی ۱۹۷۳ء) میں ایک مقالہ کی شکل میں شائع ہوئی ہے۔ تاریخی کے نقد تبصرہ کے بعد مصنف نے نظر ثانی کے بعد اس مقالہ کو دوبارہ کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب کی تالیف کا مقصد مصنف کے الفاظ میں یہ ہے: "یہ کوئی بحث و مناظرہ کی کتاب نہیں، بلکہ یہ مشیختہ تقلید کی علمی تحقیق ہے۔" اس کا مقصد امت مسلمہ کی اس عظیم اکثریت کا موقف واضح کرنا ہے جو تقریباً ہر دور میں ائمہ مجتہدین کی تقلید کو کافی ہے (ص ۶)۔ فاضل مولف نے اس کتاب کو ایک غیر جانبدار عالم کی حیثیت سے نہیں بلکہ تقلید کے ایک زبردست حامی و وکیل کی حیثیت سے لکھا ہے۔ اور کتاب کے آخر میں منکرین تقلید کے اعتراضات کا علمی انداز میں جواب دیا ہے۔ اس کتاب میں تقلید کے تقریباً جملہ اصول و کتب سیر حاصل بحث کی گئی ہے، چند اہم عنوانات یہ ہیں۔ حقیقت تقلید۔ قرآن کریم و تقلید و محدث و محدث و تقلید مطلق۔ تقلید شخصی و تابعین میں۔ تقلید شخصی کی ضرورت۔ تقلید کے مختلف درجہ، علوم۔ متبحر عالم۔ مجتہد فی المذہب۔ مجتہد مطلق۔ تقلید و شہادت و اعتراضات۔ تقلید میں جمود۔

کتاب میں ہمیں تقلید کی مندرجہ ذیل تعریفات ملتی ہیں:

۱۔ اپنے فہم پر اعتماد کرنے کے بجائے قرآن و سنت کے کسی حکم کی جو تعبیر اسلاف میں سے کسی عالم نے کی

ہم اس کو اختیار کرنا۔ (ص ۱۰)

۲۔ بھی کا قول یا فہم شرعیات میں سے نہ ہوا کی کتب پر دلیل کا مطالبہ کے بغیر عمل کرنا (ص ۱۳)

۳۔ علم نہ کرنے والوں کا اہل علم کی طرف رجوع کرنا (ص ۲۵)

۴۔ لوگوں کا علماء سے شرعی مسائل پوچھنا، ان کا حکم بتانا اور لوگوں کا اس پر عمل کرنا (ص ۲۸)

۵۔ قرآن و سنت کی صحیح تفسیر کے لئے اہل علم کی طرف رجوع کرنا (ص ۳۰)

۶۔ کسی عالم کے قیاس و اجتہاد پر اہل علم و فہم پر بلا دلیل پوچھنا و اعتماد کرنا (ص ۳۵-۳۶)

مندرجہ بالا تعریفات اتنی عام ہیں کہ تقلید کے موجودہ جامد تصور پر ان کا اطلاق مشکل ہی سے ہوتا ہے اگر معاملہ صرف علماء سے احکام و ریائت کے عمل کرنے کا ہو تا تو بات بہت آسان تھی۔ لوگ علماء سے شرعی حکم دریافت کرنے کے ان پر عمل کر لیتے تقلید کی اجتہاد تقلید مطلق سے ہوئی۔ اس کے بعد تقلید شخصی نے اس کی جگہ لے لی۔ ان میں بھی ائمہ اربعہ ہی تقلید کے قابل قرار دیئے گئے۔ ان سے پہلے یا ان کے ما۔ میں جن علماء نے اجتہاد کیا، لیکن ان کے مذاہب آگے نہ چل سکے، اور اب ان کے صاحب قول باقی ہیں، ان علماء کو اب قابل تقلید نہیں سمجھا جاتا۔ مزید یہ کہ علماء کو بھی صرف اجتہاد فی المذہب یا اجتہاد فی المسائل کی اجازت ہے۔ براہ راست قرآن و سنت سے انہیں بھی احتیاط احکام کی اجازت نہیں ہے۔ اپنے امام کے دلائل سے واقفیت ضرور حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اپنے مسلک کا دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں دلائل کر سکتے ہیں۔ تقلید میں یہی وہ غلط ہے۔ جو امت میں نوری جبر و پستیج ہوا اور عوام تو دینی فہم سے عاری تھے ہی علماء و خواص بھی جبر و کاشکار ہو گئے۔ اور آہستہ آہستہ دینی فکر صرف اسلاف کی کتبوں تک محدود ہو کر رہ گئی۔

تقلید ایک تاریخی حادثہ ہے۔ امت کے لئے اس کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ کیونکہ تاریخی حوادث معاشرہ میں اپنا مقام خود پیدا کرتے ہیں، تقلید نے بھی اپنا مقام خود بنایا۔ اس کے بعد ہی اس کے اثبات میں قرآن و سنت سے دلائل فراہم کر گئے جن کی حیثیت نکات بعد الوقوع کی ہے۔ دور تقلید میں علم و تحقیق میں اسلاف کی طرح احتک محنت، وسیع مطالعہ، زاد و زائی رائے، وسعت قلبی، روادار خود اعتمادی اور شخصی ذمہ داری کے فقدان نے تقلید کے لئے زبردست وجہ جواز فراہم کر دی۔

زیر تبصرہ کتاب میں نقلی دلائل کو بے شمار ہیں۔ ہم یہاں صرف ایک عقلی دلیل نقل کرتے ہیں: ”علم فہم، ذکاوت و حافظہ، دین و ریائت، تقویٰ و پرہیزگاری، ہر اعتبار سے ہم اس قدر ہی دست ہیں کہ قرون اولیٰ کے علماء سے ہمیں کوئی نسبت نہیں۔ پھر جس مبارک ماحول میں قرآن کریم نازل ہوا تھا قرون اولیٰ کے علماء اس سے بھی قریب ہیں۔ اور اس قرب کی بنا پر ان کے لئے قرآن و سنت کی مراد کو سمجھنا زیادہ آسان ہے۔ اس کے برخلاف ہم بعد رسالت کے اتنے عرصہ بعد پیدا ہوئے ہیں کہ ہمارے لئے قرآن و حدیث کا مکمل پس منظر اس کے نزول کے ماحول، اس زمانہ کی طرز معاشرت، اور طرز گفتگو کا ہو بہو ہوا اور ہمیں تصور بڑا مشکل ہے۔ حالانکہ کسی بات کو سمجھنے کے لئے ان تمام باتوں کی پوری واقفیت انتہائی ضروری ہے۔“ (ص ۱۱۰)۔

ہر دور میں عوام کو بلاشبہ تقلید سے چھٹکارا نہیں۔ قرآن و سنت سے براہ راست ناواقفیت کی بنا پر شرعی احکام جاننے کے لئے کسی نہ کسی عالم پر انہیں اعتماد کرنا ہوگا۔ اور اس اعتماد میں انہیں احکام کے دلائل معلوم کرنے کی بھی ضرورت نہیں، کیونکہ ان دلائل کو سمجھنے کی صلاحیت عام طور پر عوام میں کم پائی جاتی ہے۔ مسئلہ درحقیقت علماء و کبار کا ہے۔ ان کو بھی قرآن و سنت سے براہ راست استنباط احکام کی اجازت نہ دینا تقلید کا کارنامہ ہے۔ اور یہ سوال ہر دور میں ذہنوں میں ابھرتا رہا۔ اسی لئے مخالفین نے تقلید پر شدید اعتراضات کئے جو دراصل مجرور و غلو کا رد عمل تھا۔ تعجب ہے کہ صحابہ اور ائمہ مجتہدین تو اجتہاد کی بنا پر اختلاف رائے سے گمراہ نہیں ہوئے۔ دور تقلید کے علماء آراء اختلاف رائے سے کیسے گمراہ ہو جائیں گے؟ جہاں تک علم کا سوال ہے، ہمارے دور میں علم سینہ بیکھ قلیل ہے، لیکن اس کے مقابلہ میں علم سفیدہ و قدیم ہے کہیں زیادہ ہے۔ احادیث کا جو ذخیرہ ہمارے دور میں یکجا مل جاتا ہے، دور قدیم میں اس کے مواقع نہ تھے۔ علم و تحقیق کی جو بہریتیں دور حاضر میں میسر ہیں وہ پہلے نہ تھیں۔ جہاں تک تقویٰ کا تعلق ہے، تابعین اور ان کے بعد کے لوگ صحابہ کے تقویٰ کو نہیں پہنچ سکتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے اجتہاد کی ذمہ داری قبول کی۔ اگر اجتہاد کے لئے تقویٰ ہی شرط ہے، عصمت نہیں، تو مجرورہ تقلید کے علماء بھی تقویٰ سے خالی نہیں۔

تقلید کے اثبات میں ناقض معصنف نے قرآن مجید کے متعدد آیات اور احادیث پیش کی ہیں۔ اور اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ تقلید کے موجد و تصدیق کنندہ محمد رسول اللہ سے ہوتا ہے۔ معصنف نے قرآن مجید کی آیات کو تقلید کی تائید میں پیش کیا ہے، ظاہر ہے ان کا زیر بحث مسئلہ تقلید سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ تاہم انہوں نے البقرة یوم اللفظ لا یخضع للبشریہ کا سہارا لے کر تقلید کو قرآن مجید سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قرآن و حدیث کی نصوص اگر تقلید کے جواز میں اس کی شرعی حیثیت کا مقام دلانے کے لئے پیش کی جا سکتی ہیں، تو منکرین تقلید کو بھی تقلید کے خلاف مفید مطلب آیات و احادیث سے استدلال کا حق ہونا چاہیے۔ ابن حزم، ابن قیم، قاضی شوکانی وغیرہ علماء اپنے اپنے دور میں تقلید کے خلاف قرآن و سنت سے دلائل دے چکے ہیں۔ تقلید کی تائید میں دلائل کو ماننا، اور اس کے خلاف دلائل کو نہ ماننا ستم ظریفی ہے۔ اس صورت میں قرآن و سنت سے تقلید کا جواز و عدم جواز دونوں ہی ثابت ہوتے ہیں۔ جب نصوص ایکسپریس کے لئے وارد ہیں انہیں ہرگز تو عمومی الفاظ سے عمومی مفہوم

آپ جاہیں نکال لیں۔ بہر حال یہ بات واضح ہے کہ قرآن و سنت سے تقلید کے موافق یا مخالف استدلال کی حیثیت محض معروضی ہے۔ اور ذاتی رائے کا اس میں زیادہ عمل دخل ہے۔

یہ بات بظاہر صریح معلوم نہیں ہوتی کہ تقلید کا موجودہ تصور محمد بنوری و مہد صحابہ میں موجود تھا۔ فاضل مصنف نے تقلید کے لفظ کو کچھ زیادہ ہی وسیع معنوں میں لے کر ہر دور پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ صحابہ کا ایک دوسرے سے مسائل پوچھنا، بغیر دلیل طلب کئے ہوئے ایک دوسرے کی بات مان لینا، عہد نبوی میں صحابہ کا تعلیم احکام دین کے لئے دوسرے شہروں میں جانا، اور اس ختمہ کے باشندوں کا کس صحابی کی تعلیم پر اعتماد کر کے عمل کرنا، ان سب واقعات کا زیر بحث تقلید سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ناواقف کا واقف سے پوچھنا ہر دور میں رہا ہے، اور اس کو کوئی شخص بھی تقلید نہیں کہتا۔ صد اسلام کے دینی و بالخصوص فقہی ادب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تقلید کی ابتداء دوسری صدی ہجری کے نصف آخر سے ہوئی۔ اور سہری صدی میں اس نے تدریج تقلید شخصی کی شکل اختیار کر لی۔ اور اس کے بعد اس کو باقاعدہ شرعی حیثیت دے کر اس کے اصول و ضوابط بنائے گئے۔

فاضل مصنف نے حدیث "فاقتدوا بالذین من بعدی" میں لفظ اقتداء کے بارے میں لکھا ہے: حدیث میں لفظ اقتداء استعمال کیا گیا ہے، جو انتظامی امور میں کسی کی اطاعت کے لئے نہیں بلکہ دینی امور میں کسی کے پیروی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس خیال کی تائید میں انہوں نے لسان العرب سے عربی کا یہ جملہ نقل فرمایا ہے: "الْقُدْوَةُ وَالْقَدْوَةُ مَا تَسْنَتُ بِهِ أَتَدْرُوهُ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی سنت پر تم عمل کرو۔" ص ۲۶۔ مصنف کا یہ استدلال محل نظر ہے۔ ابن منظور نے یہ کہیں نہیں کہا کہ سنت یا اقتداء صرف دینی امور میں استعمال ہوتے ہیں، انتظامی امور میں نہیں۔ عربی زبان میں یہ دونوں لفظ عربی انتظامی یا دنیوی امور میں مستعمل ہیں۔ اس لئے اقتداء کو صرف دینی امور کے لئے خاص کرنا عربی لغت کے ساتھ ناانصافی ہے۔ یوں بھی الفاظ کے معنی عام طور پر سیاق و سباق ہی سے سمجھے جاتے ہیں۔ اقتداء کا لفظ کسی جگہ اگر دینی امور کے سیاق میں مستعمل بھی ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ لفظ دوسرے معنی میں استعمال ہی نہیں ہوتا۔ مصنف کا فرض تھا کہ وہ اطاعت، اتباع، تقلید، یا اقتداء جیسے الفاظ پر تفصیل سے گفتگو کرتے، اور ان کے درمیان فرق بتاتے۔

• نمبر ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰

ہیں۔ ان میں ایک مشہور حدیث حضرت معاذ بن جبل کی بھی ہے، جس میں قرآن و سنت میں حکم نہ ملنے کی صورت میں اپنے قیاس و اجتہاد سے استنباط حکم کی طرف اشارہ کیا تھا۔ مصنف فرماتے ہیں: اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہے کہ آپ نے اہل۔ بمن کو ان کی تقلید شخصی کی اجازت دی ہے۔ بلکہ اس کو ان کے لئے لازم فرمادیا۔ (ص ۵۰) مصنف نے حاشیہ میں اس حدیث پر اعتراضات کا جواب دیا ہے اور ابن قیم کے حوالہ سے وہ اس کی سند کو متصل اور اس کے رجال کو معروف و ثقہ کہتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ معاذ بن جبل کی یہ حدیث محدثین کے درمیان مختلف فیہ رہی ہے۔ ایک گروہ اس کی صحت کا قائل ہے، دوسرا فرقہ اسے ضعیف قرار دیتا ہے۔ ابن حزم نے بھی الاحکام فی اصول الاحکام میں اس پر شدید تنقید کی ہے تاہم مصنف نے امت کے درمیان قبول عام کی بنا پر اس سے استدلال کیا ہے۔ ابن قیم اپنی کتاب تہذیب شرح سنن ابی داؤد میں حضرت معاذ کی اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو حسن ابن باہر میں ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے: معاذ بن جبل قال: لما بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الین قال: لا تقضین ولا تفصلن الا بما تعلمن، وان اختلف علیک اھرقفت، حتی تبیننہ او تکتب الی فیہ۔ اس کے بعد ابن قیم لکھتے ہیں: وهذا احوذ اسنادا من الاول، ولا ذکر فیہ للثانی۔ یعنی اس روایت کی سند پہلی روایت کی سند سے زیادہ جید ہے۔ اور اس میں رائے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ (تہذیب شرح سنن ابی داؤد۔ ج ۵ ص ۲۱۲)۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو اہل یمن کے پاس احکام دین کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا۔ وہاں کے لوگ اگر سارے علماء ہوتے تو حضرت معاذ کو بھیجے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا مصنف ایک استاد پوچھا الب العلم کے اعتماد کو بھی تقلید ہی کہیں گے؟ نیز یہ واضح رہے کہ قول صحابی کی بحیثیت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے جن کے نزدیک قول صحابی حجت ہے، وہ حضرت معاذؓ یا دوسرے صحابہ کے اقوال پر عمل کو کیسے تقلید کہیں گے، کیونکہ تقلید ایسے شخص کی پیروی کو کہا جاتا ہے جس کا قول حجت نہ ہو۔

جمع بین المصلحتین کے بارے میں مصنف فرماتے ہیں: بلکہ اس حدیث کو قرآن و سنت کے دوسرے دلائل کی روشنی میں صرف حنفیہ ہی نے نہیں، بلکہ شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ اور اہلحدیث حضرات نے بھی جمع صوری کے معنی پر عمل کیا ہے (ص ۹۱)۔ حنفیہ کے بارے میں کہنا تو درست ہے کہ وہ جمع صوری یعنی جمع فعلی کے قائل ہیں۔ لیکن باقی تینوں ائمہ کی طرف جمع صوری کی نسبت درست نہیں ہے۔ وہ

جمع تقدیم، اور جمع تاخیر یعنی جمع حقیقی اکٹھے قابل ہیں۔ ان کے درمیان اختلاف صرف عذر و سبب میں ہے۔ (معارف السنن، ج ۲ - ص ۱۶۱)۔ بلکہ ابن تیمیہ نے ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے گھر میں (غیر سفر) جمع بین الصلواتین کو اس لئے جائز کہا ہے کہ امت تنگی میں نہ پڑے، جیسا کہ ابن عباس کا خیال تھا، اور جس کو مرض پر محمول کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر انہوں نے ایک مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو۔ ابن تیمیہ۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل - ج ۲ - ص ۱۴۱)۔

کتاب کے آخر میں فاضل مصنف نے تقلید میں جمود کے عزائم سے ایک فصل قائم کی ہے۔ اور اس میں تقلید میں جمود و غلو کو قابل مذمت بتایا ہے۔ اور اس کی جو صورتیں بھی ہو سکتی ہیں ان کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔ اس طرح مصنف اپنے نقطہ نظر میں اعتدال و توازن قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے، اور انتہا پسندی سے بچ گئے۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر بڑی جامع ہے۔ تقلید کے بارے میں جو شکوک و شبہات، اور الجھنیں ذہن میں پیدا ہوتی ہیں ان کے ازالہ کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ فاضل مصنف نے یہ کتاب لکھ کر ایک علمی و فنی خدمت انجام دی ہے

احمد حسن
